Digtized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۷۷/۴۲ | سوموار - ۲۸ ذلقیعدہ ۱۴۱۲ھ - یکم احسان ۱۳۷۱ ہش - یکم جون ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۲۶

حیا اکسیر کا کام دیتی ہے

"پس ایمان والے کی سوسائٹی اگر بعض بدیاں بھی رکھتی ہے تو حیا کے ذریعے وہ پتوں سے اپنے تن اپنی کمزوریاں ڈھانپنے کی کوشش کرتی رہتی ہے اور اس کے نتیجے میں نقصان نہیں بلکہ فائدہ پہنچتا ہے۔ دیکھنے والوں کیلئے ٹھوکر نہیں ہوتی اور اپنے لئے وہ حیا اکسیر کا کام کرتی چلی جاتی ہے اور دن بدن انسان اپنی بدیوں سے خود شرماتا رہتا ہے۔"

(اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۲۷۔ جولائی ۱۹۹۰ء)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اسی طرح ریا، عجب، تکبر ایسی باتیں ہیں کہ اعمال کو قبولیت کے قابل نہیں رہنے دیتیں کیونکہ اگر اعمال نیک سرزد ہوتے ہیں تو وہ بندے کی اپنی طرف سے نہیں بلکہ خاص خدا کے فضل سے ہوتے ہیں۔ پھر اس میں کیا تعلق کہ وہ دوسروں کو خوش کرنے کے لئے اُن کو ذریعہ ٹھہراتا ہے۔ یا اپنے نفس میں خود ہی اُن سے کبر کرتا ہے جس کا نام عُجب ہے۔ یعنی انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے اور اس میں بذاتِ خود کوئی قوت اور طاقت نہیں ہے۔ جب تک خُدا تعالیٰ خود عطا نہ فرمائے۔ اگر آنکھیں ہیں اور تم اُن سے دیکھتے ہو یا کان ہیں اور تم اُن سے سُنتے ہو یا زبان ہے اور تم اس سے بولتے ہو تو یہ سب خدا کا فضل ہے کہ یہ سب قویٰ اپنا اپنا کام کر رہے ہیں وگرنہ اکثر لوگ مادر زاد اندھے یا بہرے یا گونگے پیدا ہوتے ہیں۔ بعض بعد پیدائش کے دوسرے حوادثات سے ان نعمتوں سے محروم ہو جاتے ہیں۔ مگر تمہاری آنکھیں بھی نہیں دیکھ سکتیں جب تک روشنی نہ ہو اور کان نہیں سُن سکتے جب تک ہوا نہ ہو۔ پس اس سے سمجھنا چاہیئے کہ جو کچھ دیا گیا ہے جب تک آسمانی تائید اس کے ساتھ نہ ہو تب تک تم محض بیکار ہو۔ ایک بات کو تم کتنے ہی صدق دل سے قبول کرو مگر جب تک فضل الٰہی شاملِ حال نہیں تم اس پر قائم نہیں رہ سکتے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶۲۳-۶۲۴)

تقویٰ یہی ہے کہ تُم بالکل خُدا کے ہو جاؤ

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو۔

"گذشتہ تاریخ کے دیکھنے میں انسانوں نے بڑے دعوے کئے ہیں۔ ایسے ہی اسٹرالوجی علم نجوم میں دور دور کے ستاروں کی تحقیق کی گئی ہے اور عجیب عجیب خواص اور ہیئت ان کی دریافت کی ہے۔ قدامت میں وہاں تک اور دوربینی میں یہاں تک نوبت پہنچائی ہے۔ نیچے کی طرف جیالوجی والوں نے زمین کے اندر بڑے بڑے غوطے لگائے مگر ایک سیکنڈ کے بعد کیا ہونے والا ہے کوئی نہیں بتاتا اور جب ایک سیکنڈ کے بعد کی خبر نہیں بتلائی جاتی تو مر کر کیا ہونا ہے اور کیا مرحلے پیش آنے ہیں اس کی خبر کون دے۔ صرف خدا کی ہی ایک ذات ہے جو اس کی خبر دے سکتی ہے اور کوئی نہیں۔ وہی بتلاتا ہے کہ مرنے کے بعد تم کو فلاں فلاں امور کی ضرورت ہے اور تم کو اس ولایت میں بود و باش کے لئے فلاں قسم کا سامان درکار ہے۔

رضاء الٰہی کی وہی راہ ہوتی ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدوں کی معرفت بیان کرے۔ جو شخص اپنی طرف سے کوئی راہ تجویز کرتا ہے اور بلا کسی الٰہی سند کے کہتا ہے کہ اس سے خدا راضی ہوگا وہ نفس دھوکا دیتا ہے۔ خدا کی راہوں کا علم انسان کو تقویٰ کے ذریعہ سے حاصل ہوتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے (....) تم تقویٰ اختیار کرو اللہ تم کو علم عطا کرے گا جس سے تم اس کی رضامندی کی راہ پر چل سکو گے۔ تقویٰ یہی ہے کہ انسان بالکل خدا کا ہو جاوے۔ اس کا اُٹھنا بیٹھنا۔ چلنا پھرنا۔ کھانا۔ پینا۔ ہر ایک حرکت و سکون خدا کے لئے ہو۔ جب وہ ہمہ تن اپنے وجود اور ارادوں کو خدا کے لئے بنا دے گا تو پھر خدا بھی اس کا بن جاوے گا۔"

(خطبہ عید الفطر فرمودہ جنوری ۱۹۰۴ء)

نتائج سہ ماہی مقابلہ جات مضمون نویسی خدام الاحمدیہ

شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ پاکستان کی طرف سے ہر سہ ماہی میں مقابلہ مضمون نویسی کروایا جاتا ہے۔ امسال سہ ماہی اوّل میں "ایثار" کے موضوع پر اور سہ ماہی دوم میں "مہمان نوازی" کے عنوان پر مقابلے کروائے گئے ان میں علی الترتیب ۷۳، اور ۸۲ مضامین موصول ہوئے اس کے نتائج حسب ذیل ہیں۔

سہ ماہی اوّل

اوّل: مکرم انیس احمد خان صاحب دارالنور فیصل آباد۔
دوم: مکرم شمیم احمد صاحب ناصر ہوسٹل ربوہ
سوم: مکرم اشفاق احمد صاحب گلشن پارک لاہور

سہ ماہی دوم

اوّل: مکرم احمد طاہر مرزا صاحب طاہر ہوسٹل ربوہ
دوم: مکرم محمد منیر شمس صاحب کھروالی ٹوبہ ٹیک سنگھ۔
سوم: مکرم نصیر احمد طاہر صاحب ناصر ہوسٹل ربوہ

اللہ تعالیٰ ان کیلئے یہ اعزاز بابرکت فرمائے

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ پاکستان)

معلوم نہیں ہم یہ بات کس مضمون نگار کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے لکھ رہے ہیں لیکن اس کا تعلق کئی مضمون نگاروں سے ہے۔

آپ نے کاغذ کے کچھ چھوٹے چھوٹے ٹکڑے اٹھائے اور ان پر اظہار خیال کر دیا۔ کاغذ چھوٹا اور تحریر بھی شکستہ۔ یقیناً یہ بات اخبارات کو راس نہیں آتی۔ اگر بڑے کاغذ پر نہیں لکھنا چاہتے اور تحریر بھی شکستہ ہی رکھنا چاہتے ہیں تو کیا یہ بات ضروری ہے کہ آپ مضمون لکھیں۔

آپ مضمون فل سکیپ کاغذ پر لکھیں اور صاف صاف لکھیں ایسا نہ ہو کہ آپ کا سارا مضمون ریڈنگ کلاس کے ساتھ پڑھنا پڑے۔ ہم پڑھیں گے تو ضرور لیکن اس کی اشاعت میں خاصی تاخیر ہو جائے گی۔ (ادارہ)

Digtized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

یکم۔ احسان ۱۳۷۱ ہش
یکم۔ جون ۱۹۹۲ء

تبدیلی کا طریق

اس بات سے تو کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ انسان اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنے کی اہلیت رکھتا ہے۔ کوئی تھوڑی سی کوشش کے ساتھ اور کسی کو ذرا زیادہ کوشش کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور یہی سب سے بڑا اُمید کا پہلو ہے۔ اگر وہ بدل نہ سکتا تو سارے انسان ایک جیسے ہوتے۔ کیونکہ پیدائش کے وقت تو سب ایک جیسے ہوتے ہیں بعد میں بھی ویسے ہی رہتے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ ماں باپ جو کچھ چاہتے ہیں اپنے بچوں کو بنا دیتے ہیں۔ یعنی جس طرح چاہیں انہیں ڈھال سکتے ہیں۔ اگرچہ اس ڈھالنے میں ماں باپ کے علاوہ بہت سے دوسرے لوگوں کا بھی ہاتھ ہوتا ہے۔ معاشرہ ہر انسان پر مختلف انداز میں اثر ڈالتا ہے۔ دوست بھی اچھا یا بُرا بنا سکتے ہیں۔ سکول کی تعلیم یا جہاں وہ کام کرتا ہے اس کا ماحول بھی اس کی تعمیر یا تخریب میں حصہ دار ہوتے ہیں۔

یہ بات ایسی ہی ہے جیسے کہا جائے کہ عادتیں ہم بنا بھی سکتے ہیں اور چھوڑ بھی سکتے ہیں۔ اگرچہ بعض اوقات یہ تو کہتے ہیں کہ اب عادت پکّی ہو گئی ہے۔ چھوٹنا محال ہے لیکن اس کا صرف یہ مطلب ہوتا ہے کہ زیادہ تدبیر کی ضرورت ہو گی اور زیادہ کوشش کرنی پڑے گی۔ یہ بات بھی تو عام طور پر کہی جاتی ہے کہ فلاں چور سے سادھ ہو گیا۔ اب چور اور سادھ میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ لیکن یہ تبدیلی رُونما ہو جاتی ہے۔

بدلنے کے لئے ضرورت اس سوچ کی ہے کہ ہم کس بات کو بدلنا چاہتے ہیں۔ اور سوچ کو اس دھارے پر چلانے کی ضرورت ہے کہ آخر جس بات کو بدلنا چاہتے ہیں وہ ہم میں داخل کیسے ہوئی۔ جب تک کسی بات کے موجبات سے واقفیت نہ ہو اور ان کی پوری ماہیت کو زیرِ غور نہ لایا جائے بدلنے کی کوشش کی ہی کس طرح جا سکتی ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"ہر ایک چیز کا کوئی نہ کوئی سبب ہوتا ہے اور اسے چھوڑ نہیں سکتا جب تک کہ اس سبب کو نہ چھوڑے۔ ہاں یہ بھی سچ ہے کہ بعض وقت انسان ان اسباب اور وجوہ کو چھوڑنا چاہتا ہے لیکن وہ عاجز ہو جاتا ہے اور اسے چھوڑنا چاہتا ہے۔ مگر اس کے چھوڑنے پر قادر نہیں ہو سکتا ایسی صورت میں دعا سے کام لینا چاہیئے۔ اور خدا تعالےٰ سے توفیق مانگے تا وہ اسے اس گناہ کی زندگی سے رہائی دے۔"

انسان کا فرض ہے کہ وہ اپنی زندگی کو بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش کرے۔ سوچے۔ کوشش کرے اور دعا کرے۔

وطن شہر ہے اور ہم اس کے شہری
تشخص ہمارا یہی نام ہے
ہر اک شخص کو اور بھی کام ہیں
مگر اس کی خدمت بڑا کام ہے

ابوالاقبال

دِل کی زمیں پہ چرخ بھی سجدہ کناں ہوُا
یہ واقعہ ہوُا ہے، مگر یہ کہاں ہوُا

کانٹے نہ ہوں تو آبلہ پائی گناہ ہے
ایسا سفر تو ذوقِ سفر کا زیاں ہوُا

ہر ہمسفر کو لے کے چلو اپنے ساتھ ساتھ
یہ راہرو ملے ہیں تو پھر کارواں ہوُا

مغرب کی روشنی کی ضرورت تو ہے عیاں
مشرق میں تم نہیں ہو تو سب کچھ دھُواں ہوُا

میری صدائیں کوُچہ بہ کوُچہ ہوُئیں بلند
میرے سکوت پر بھی یہی کچھ گماں ہوُا

تم دوستوں کی نبض کو پہچانتے تو ہو
تم جیسا شخص کیوں نہ طبیبِ زماں ہوُا

ناکامیوں کا کیوں فلکِ پیر سے گِلہ
مَیں خود بھی اپنی راہ کا سنگِ گراں ہوُا

شائد کسی کی یاد میں آنسو ہیں سُرخ سُرخ
گُل چہرہ سامنے ہے تو مَیں گلستاں ہوُا

موسم تو ایک نام ہے تیرے مزاج کا
تیری نظر سے ولولۂ دل جواں ہوُا

سب کچھ کہا نسیم مگر اک ذرا سی بات
سب پر عیاں یہی مرا رازِ نہاں ہوُا

نسیم سیفی

واقفینِ نَو کی تربیت

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز فرماتے ہیں:۔

"واقفینِ نَو کی طرف پوری توجہ دیں جس طرح ایک بہت ہی عزیز چیز کو ایک بہت عظیم مقصد کے لئے تیار کیا جاتا ہے اور اس طرح ان کے دل تقویٰ سے بھر دیں کہ پھر یہ آپکے ہاتھ میں کھیلنے کی بجائے براہِ راست خدا کے ہاتھ میں کھیلنے لگیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم دسمبر ۱۹۸۹ء)

Digtized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

تلقین عمل

سترہ اکتوبر ۱۹۲۸ء کو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے جماعت کی خواتین کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

میں اس سے پہلے اعلان کر چکا ہوں کہ چونکہ برلن میں روپیہ کی کمی کی وجہ سے بیت الذکر بننی ناممکن ہو گئی تھی اس لئے لندن میں عورتوں کے چندہ سے بیت الذکر بنا دی گئی ہے اور میں نے عورتوں سے دریافت کیا تھا کہ اگر وہ چاہیں تو اس بیت الذکر کو ان کی طرف منسوب کر دیا جائے اور اگر چاہیں تو مرد اس کی قیمت ان کو ادا کر دیں گے۔ اور ان کی بیت الذکر کسی اور ملک میں بنوا دی جائے گی۔ چونکہ اس کا جواب عورتوں کی طرف سے نہیں ملا۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ہماری جماعت کی خواتین اس امر پر راضی ہیں کہ لندن کی بیت الذکر جو اب ایک عالمگیر شہرت حاصل کر چکی ہے ان کی طرف منسوب کر دی جائے اور میرے خیال میں لندن کی عظمت کو مدنظر رکھ کر مناسب بھی یہی ہے کہ اس مسیحیت کے مرکز میں عورتوں کی بنائی ہوئی بیت الذکر ہو۔ تا کہ مسیحیت جو اعتراض کرتی ہے کہ دین حق عورتوں کے حقوق کو پامال کرتا ہے۔ اس کا ایک عملی جواب ہو۔ مگر پھر بھی اس سوال کو آئندہ مجلس (ــ) میں پیش کر دونگا اور اس وقت تک بہنیں بھی غور کریں کہ آیا وہ پسند کریں گی کہ بیت الذکر لندن ان کی طرف منسوب کر دی جائے۔ یا یہ کہ جب امریکہ یا یوروپ کے کسی اور ملک میں بیت الذکر کی ضرورت پیش آئے تو وہاں انکی طرف سے بیت الذکر بنا دی جائے۔

سر دست میں ایک اور معاملہ کی طرف تمام بہنوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اس بیت الذکر کے بن جانے کے سبب سے انگلستان میں دعوت الی اللہ کا کام بہت بڑھ گیا ہے۔ اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے کام دو آدمیوں کی طاقت سے زیادہ ہے۔ اس کے متعلق مجھے پہلے شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے ولایت سے توجہ دلائی اور لکھا تھا کہ اس کا نقص یہ ہوتا ہے کہ بعض اہم کاموں کو چلا کر پھر انہیں بند کر دینا پڑتا ہے اور اس سے وہ مفید نتائج پیدا نہیں ہوتے جو ہونے چاہئیں۔ اس کے بعد چند اور دوستوں نے بھی اس طرح توجہ دلائی۔ اب خانصاحب مولوی فرزند علی خان صاحب نے بھی خط لکھا ہے کہ کام زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ اور عملہ بڑھانے کی ضرورت ہے۔

چونکہ بیت الذکر کی تعمیر کے بعد مناسب عملے کا نہ رکھنا گویا پہلے خرچ کئے ہوئے روپیہ کو بھی ضائع کرنا ہے۔ اس لئے میں نے تجویز کیا ہے کہ ایک مربی اور وہاں بڑھا دیا جائے۔ اور اس دفعہ ایک نیا تجربہ کیا جائے کہ بجائے ہندوستان سے بھیجنے کے نیا مربی خود انگلستان کے (احمدیوں) میں سے ہو۔ جس میں میرے نزدیک کئی فائدے ہیں۔ ایک تو انگریزوں میں بعض لوگ (احمدیت) سے زیادہ گہرے واقف ہو جائیں گے۔ دوسرے انسان اپنی قوم کے خیالات کو زیادہ سمجھتا ہے لہٰذا ان کے ذریعے دعوت الی اللہ میں آسانی ہو گی۔

پہلے میرا ارادہ یہ تھا کہ ایک انگریز کو یہاں بلوا کر اس کی تربیت کی جائے۔ مگر اب میرا خیال ہے کہ پہلے کچھ مدت وہاں کام لے کر پھر اگر مناسب ہو تو یہاں بلوایا جائے۔ تا کہ پہلے تجربہ سے معلوم ہو جائے کہ آیا وہ کام کی اہلیت بھی رکھتا یا نہیں۔ اور بڑھانے کے بعد پھر علیحدہ کرنے کی مصیبت نہ اٹھانی پڑے۔

چونکہ ہمارے بجٹ میں گنجائش نہیں ہے اور چونکہ عورتوں کو بھی دعوت الی اللہ کے کاموں میں مناسب حصہ لینا چاہیئے۔ اس لئے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس زائد خرچ کو ہماری عورتیں اٹھائیں۔ اس خرچ کا اندازہ چار ہزار روپیہ سالانہ ہے اس کے علاوہ یہ بھی خانصاحب کے خط سے معلوم ہوا کہ پچھلے چار سالوں میں بجٹ کی کمی کی وجہ سے مشن ولایت مقروض ہوا ہے۔ اور اس وقت وہ پانچ ہزار روپے کے قریب مقروض ہے۔ اور کئی بل لوگوں کے ادا نہیں ہوئے۔ جس کی وجہ سے کام میں خرابی ہو رہی ہے۔ اصولاً تو یہ ایک سخت نقص ہے کہ جو بجٹ منظور کیا جائے اگر اس سے زائد خرچ ہو تو فوراً منظوری نہ حاصل کی جائے۔ لیکن چونکہ غلطی ہو چکی ہے جب وہ خرچ جائز اور سلسلہ کی ضروریات پر ہوا ہے تو اسے ہمیں اٹھانا پڑے گا۔ لیکن چونکہ بجٹ میں اس کی بھی گنجائش نہیں اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس زائد خرچ کو بھی عورتیں ہی برداشت کریں۔ اور اس سال نو ہزار روپیہ چندہ اوپر کے دونوں مقاصد کے لئے جمع کر دیں۔ آئندہ سالوں سے خدا تعالیٰ چاہے تو صرف زائد مربی کے اخراجات انہیں دینے ہوں گے۔ جن کا اندازہ اس وقت چار ہزار روپے کا ہے۔

میں نے قادیان میں اس تحریک کو احمدی خواتین کے سامنے پیش کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے قادیان کی عورتوں نے حسب معمول نہایت اخلاص کا ثبوت دے کر ایک ہزار سے زائد رقم کا وعدہ کیا ہے جس میں سے چھ سو روپیہ کے قریب نقد یا بصورت زیور وصول ہو چکا ہے۔ میں اب اس تحریک کو اس تحریر کے ذریعے سے عام کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ دوسری جگہ کی احمدی خواتین قادیان کی بہنوں سے پیچھے نہیں رہیں گی۔ مگر وہ یاد رکھیں کہ صاحب ایمان مرد اور صاحب ایمان عورتیں نیکی میں ایک دوسرے سے پیچھے رہنا کسی صورت میں برداشت نہیں کرتے ہماری جماعت کی عورتیں خدا کے فضل سے کام کر سکتی ہیں جیسا کہ سیالکوٹ کی احمدی مستورات کے کام سے ظاہر ہے۔ جو ایک کامیاب گرلز سکول چلا رہی ہیں اسی طرح لاہور اور امرتسر میں باوجود مخالفت کے ان کا سترہ جون کے جلسوں کے کام کو چلانا بھی ان کی بڑھی ہوئی ہمت کو ظاہر کرتا ہے۔

چاہیئے کہ ہر جگہ احمدی مستورات جلد سے جلد جلسے کر کے اس رقم کو جمع کرنے کی کوشش کریں۔ اور جلد سے جلد اس رقم کو بھجوا دیں۔ تا کہ کام شروع کیا جا سکے جہاں لجنہ نہیں یا جہاں مستورات کے جمع ہونے کا دستور نہیں وہاں مرد سیکرٹریوں کو چاہیئے کہ عورتوں کے اجتماع کے لئے آسانیاں بہم پہنچائیں اور اس طرح بالواسطہ طور پر خود بھی شریک ثواب ہوں۔

میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ عورتوں کو چاہیئے کہ یہ چندہ اپنے پاس سے ہی دیں۔ خواہ نقدی کی صورت میں خواہ زیور کی صورت میں اور مردوں سے ہرگز اس چندہ کے لئے کچھ طلب نہ کریں۔ اگر ان کے پاس کم رقم ہے تو اس سے شرمائیں نہیں کہ اللہ تعالیٰ دلوں کو دیکھتا ہے نہ کہ رقموں کو۔ وہ اخلاص سے کام کریں تو اللہ تعالیٰ اس امر کی توفیق دے گا کہ ان کا مجموعی چندہ اس سے زیادہ ہو جائے جتنا کہ ان سے مانگا گیا ہے۔ اور انہیں آئندہ نسلوں کے لئے نمونہ بنا کر ہمیشہ کی رحمتوں کا وارث بنا دے گا۔

قائد اعظم نے فرمایا

پاکستان مجلس دستور ساز کے افتتاحی اجلاس میں ۱۱ اگست ۱۹۴۷ء کے صدارتی خطبہ میں قائد اعظمؒ نے فرمایا:۔

"اگر ہمیں پاکستان کی اس عظیم الشان ریاست کو خوشحال بنانا ہے۔ تو ہمیں اپنی تمام تر توجہ لوگوں کی فلاح و بہبود کی جانب مبذول کرنا چاہیئے۔ خصوصاً عوام اور غریب لوگوں کی جانب۔ اگر آپ نے تعاون اور اشتراک کے جذبے سے کام کیا تو تھوڑے ہی عرصے میں اکثریت اور اقلیت، صوبہ پرستی اور فرقہ بندی اور دوسرے تعصبات کی زنجیریں ٹوٹ جائیں گی۔ ہندوستان کی آزادی کے راستے میں اصل رکاوٹ یہی تھی۔ اگر یہ نہ ہوتیں تو ہم کبھی کے آزاد ہو گئے ہوتے۔ اگر یہ آلائشیں نہ ہوتیں تو چالیس کروڑ افراد کو کوئی زیادہ دیر تک غلام نہ رکھ سکتا تھا۔

یورپ خود کو مہذب کہتا ہے۔ لیکن وہاں پروٹسٹنٹ اور رومن کیتھولک خوب لڑتے رہے ہیں۔ آج بھی وہاں بعض ریاستوں میں پروٹسٹنٹ اور رومن کیتھولک خوب لڑتے ہیں۔ وہاں کی بعض ریاستوں میں آج بھی مذہبی افتراق موجود ہے۔ مگر ہماری ریاست کسی تمیز کے بغیر قائم ہو رہی ہے۔ یہاں ایک فرقے یا دوسرے فرقے میں کوئی تمیز نہ ہو گی۔ یہاں ذات اور عقیدوں میں کوئی تمیز نہ ہو گی۔ ہم اس بنیادی اصول کے تحت کام شروع کر رہے ہیں کہ ہم ایک ریاست کے باشندے اور مساوی باشندے ہیں۔

آپ آزاد ہیں۔ آپ اس لئے آزاد ہیں کہ اپنے مندروں میں جائیں۔ آپ آزاد ہیں کہ اپنی مسجدوں میں جائیں۔ یا پاکستان کی حدود میں اپنے کسی عبادت گاہ میں جائیں۔ آپ کا تعلق کسی مذہب، کسی عقیدے یا کسی ذات سے ہو۔ اس کا مملکت کے مسائل سے کوئی تعلق نہیں۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں یہ بات بطور نصب العین اپنے سامنے رکھنی چاہیئے اور آپ یہ دیکھیں گے کہ وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ نہ ہندو ہندو نہ رہے گا اور مسلمان مسلمان نہ رہے گا۔ مذہبی مفہوم میں نہیں کیونکہ یہ ہر شخص کا ذاتی عقیدہ ہے۔ بلکہ سیاسی مفہوم میں اس مملکت کے ایک شہری کی حیثیت سے"

(افکار قائد اعظمؒ صفحہ ۳۵۸ مرتبہ محمود عاصم)

"خدا تعالیٰ کے نزدیک اس شخص کی قدر و منزلت ہے، جو دین کا خادم اور نافع الناس ہے۔" (حضرت بانی سلسلہ)

Digtized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ــــــ نون سین

امن کانفرنس کا مقصد

امریکہ کے ایک ڈیپارٹمنٹ کی نمائندہ خاتون مارگریٹ ٹٹ وائلر نے کہا ہے کہ مشرقِ وسطیٰ امن کانفرنسیں جو ہو رہی ہیں۔ اور جاری رہیں گی۔ ان کا مقصد یہ نہیں ہے کہ فلسطینیوں کو واپسی کا حق مل جائے۔ یہ بات ان کانفرنسوں کے ایجنڈا میں شامل نہیں ہے ان کانفرنسوں میں سے صرف اقوامِ متحدہ کی سیکورٹی کونسل کی قرارداد ۲۴۲ اور ۳۳۸ زیرِ بحث آسکتی ہیں۔ جن کا تعلق اس بات سے ہے کہ اسرائیل مقبوضہ علاقے واپس کر کے امن کی فضا پیدا کرے۔ دوسرے الفاظ میں یوں بھی کہا جاتا ہے کہ مقبوضہ علاقوں کا امن سے ساتھ سودا کرے۔ انہوں نے خاص طور پر زور دے کر کہا کہ صرف یہی دو قراردادیں جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ زیرِ بحث آسکتی ہیں۔ اگرچہ کئی اور قراردادیں مختلف اوقات میں منظور کی گئی ہیں لیکن وہ مشرقِ وسطیٰ امن کانفرنس کے ایجنڈا میں شامل نہیں۔ ٹٹ وائلر نے کہا کہ اس سلسلے میں ہر غلط فہمی دور ہونی چاہیئے انہوں نے مزید کہا کہ ۲۳ جون کو اسرائیل میں انتخابات ہونے والے ہیں۔ اور انہوں نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ اس وقت تک عرب اسرائیل سے گفت و شنید کے سلسلے میں کسی سوال کا جواب بھی نہیں دیں گی۔ مقصد ان کا یہ ہے کہ سوال پر سوال کئے جانے سے ممکن ہے ایسے امور زیرِ بحث آجائیں جن کا انتخابات پر اثر پڑے اور اگر کسی بات کا انتخابات پر اثر پڑا تو اسکا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ یہ امن کانفرنسیں اپنی پٹڑی سے ہٹ جائیں گی اور ان کا وہ فائدہ نہیں ہوگا جو مطلوب ہے۔

امریکہ کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سنہ ۱۹۴۸ء میں اقوامِ متحدہ نے جو ریزولیوشن امریکہ کی حمایت سے پاس کیا تھا۔ اور جس کا نمبر ۱۹۴ ہے اسکی وہ ابھی تک حمایت کرتا ہے بعد ازاں انہوں نے ذرائع ابلاغ عامہ خاص طور پر جن کا تعلق اسرائیل سے ہے پر الزام لگایا کہ وہ ان کے بیانات کو توڑ مروڑ کر پیش کرتا ہے

فقہ کانفرنس

جدہ

گذشتہ روز (ہفتہ) جدہ میں ایک اجلاس میں دنیا بھر کے سینیئر مسلمان دانشور فقہ کے بعض امور پر غور کرنے کے لئے اکٹھے ہوئے۔ ان دانشوروں کی تعداد ۱۲۰ تھی۔ اور یہ اسلامی فقہ کی ساتویں کانفرنس میں شرکت کر رہے تھے۔ اسلامی فقہ اکیڈمی او۔ آئی۔ سی کی ایک ضمنی تنظیم ہے۔ سعودی پریس ایجنسی نے کہا کہ پہلے کھلے اجلاس کے بعد بند کمرے میں اجلاس منعقد کئے گئے۔ پہلے اجلاس میں ایجنڈا تشکیل دیا گیا۔ اور متعدد سب کمیٹیاں بنائی گئیں۔ یہ علماء اس بات پر غور کریں گے کہ کیا مسلمانوں کو شیئرز لینے چاہئیں یا نہیں اور اسی طرح اس بات پر بھی غور کیا جائے گا کہ کیا ایسی کمپنیوں کے شیئرز لئے جائیں یا نہ۔ جو اسلام دشمن مشہور ہیں۔ یہ معاملہ بھی زیرِ غور آئے گا کہ کیا کسی مریض کو ایسی حالت میں دوا دینی بند کی جاسکتی ہے جبکہ اسی دوائی کے نہ دینے سے اس کی موت یقینی ہو۔

دراصل یہ وہ مسئلہ ہے جو کچھ عرصے سے امریکہ میں زیرِ بحث رہا ہے۔ شاہ فہد کے خطاب جو افتتاحی اجلاس میں پڑھ کر سنایا گیا میں اس بات پر زور دیا گیا کہ مسلمانوں کو اپنی تمام قوت مجتمع کرنی چاہیئے تاکہ اسلام کے حقیقی دشمنوں کا مقابلہ کیا جاسکے۔ بجائے اس کے کہ اپنے چھوٹے چھوٹے اختلافات پر جھگڑتے ہوئے اپنی طاقت ضائع کر دی جائے

شاہ فہد کا یہ خطاب ان کے بھائی گورنر مکہ نے پڑھ کر سنایا۔ اگرچہ یہ تو نہیں کہا گیا کہ اسلام کا حقیقی دشمن کون ہے لیکن یہ ضرور کہا گیا ہے کہ اسلام پر حملہ ہو رہا ہے۔ سیاسی طور پر اقتصادی طور پر بھی اور ذہنی طور پر بھی۔

چین میں دھماکہ

چین کی وزارت خارجہ نے گذشتہ روز (جمعہ) اس بات کی توثیق کی ہے کہ چین نے زیرِ زمین نیوکلیر دھماکہ کیا ہے۔ یہ وزارت خارجہ کا نمائندہ صحافیوں کے سوالات کا جواب دے رہا تھا۔ ان صحافیوں نے ان سے پوچھا تھا کہ کیا یہ بات درست ہے کہ چین نے زیرِ زمین دھماکہ کیا ہے۔ اس بات کی توثیق کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ باوجود اس کے کہ کہا جاتا ہے کہ نیوکلیر اسلحہ کو یکسر ختم کر دیا جائے۔ چین نے محدود پیمانے پر یہ دھماکہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے جو دھماکے کئے ہیں ان کی تعداد تو بہت کم ہے اور پانچ نیوکلیئر قوموں میں سے ان کے دھماکے سب سے کم ہیں۔ اگرچہ چین چاہتا ہے کہ نیوکلیر ٹسٹ بالکل ختم کر دیئے جائیں لیکن انہوں نے پوچھا کہ کیا دیگر ممالک نے ایسا کر دیا ہے۔

گذشتہ جمعرات کے روز امریکہ نے چین کی مذمت کی کہ اس نے اب تک اپنا سب سے بڑا نیوکلیر ٹسٹ زیرِ زمین کیا ہے۔ لیکن تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ امریکہ فریب دہی سے کام لے رہا ہے کیونکہ اس کے اپنے پاس سب کچھ موجود ہے۔

موسم کا پھل

ہر موسم کا پھل اپنے اپنے وقت پر ضرور کھائیے اگرچہ موسم کے شروع ہوتے ہی پھل خاصا مہنگا ہوتا ہے لیکن جلد ہی اس کی قیمت گرنے لگتی ہے اور عوام الناس کی پہنچ کے قریب آجاتا ہے۔ اس لئے اگر بالکل آغاز میں نہ کھا سکیں تو ذرا سی قیمت گر جانے پر ضرور کھائیے بہرحال خربوزے کا موسم شروع ہو رہا ہے۔ کھائیے اور خوب کھائیے۔ اللہ تعالیٰ سب کے لئے اسے مفید بنائے۔ کہتے ہیں کہ معدے میں اور جگر میں گرمی ہو تو یہ پھل خاصا مفید رہے گا۔ گرم علاقوں میں پیدا ہوتا ہے۔ اور اگرچہ اس کی کئی اقسام ہیں لیکن عام طور پر وہ خربوزہ جو ریتلے علاقے میں ہے وہ زیادہ خوشبودار بھی ہوتا ہے اور ذائقہ دار بھی۔ معدے اور جگر کے علاوہ گردے کے امراض کے لئے بھی مفید ہے لیکن ماہرین کہتے ہیں کہ اگر گردے میں انفکشن ہو تو یہ پھل ہرگز استعمال نہ کریں۔ البتہ پتھری کے لئے مفید ہے پتہ میں تکلیف ہو تو یہ پھل خاصا مفید ہے۔ اس میں پانی۔ گلوکوز فاسفورس ڈی۔ اے وٹامن۔ ڈی وٹامن وغیرہ وغیرہ موجود ہیں۔ اگر اس کے بیج رات کے وقت گھوٹ کر سردائی سی بنا کر پی جائے تو نہایت سکون کی نیند آجاتی ہے۔ جہاں تک طبی امور کا تعلق ہے، یہ پیش نظر نہ بھی ہوں تو یہ خاصا لذیذ پھل ہے موسم شروع ہو چکا ہے کھائیے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیجئے۔

فلپائن میں انتخابات

فلپائن میں صدر کورازون اکینو نے نئے انتخابات میں حصہ نہیں لیا لیکن ان کی خواہش کے مطابق جنرل راموس نے انتخابات لڑے اور جیت لئے ہیں۔ اب صدر کورازون اکینو نے کانگریس سے کہا ہے کہ وہ ان کے جانشین کا فوری طور پر اعلان کریں۔ اس جلدی کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ سابق ڈکٹیٹر فرڈی نینڈ مارکوس کے بیٹے کو انتخابات میں شمالی علاقے میں کامیاب قرار دے دیا گیا ہے۔ اکینو نے کہا ہے کہ میں نہایت سنجیدگی کے ساتھ کانگریس سے اپیل کرتی ہوں کہ وہ نئے منتخب صدر اور نائب صدر کا فوری طور پر اعلان کریں انہوں نے کہا کہ مئی کے انتخابات نہایت منصفانہ تھے اور امن و امان کی فضا میں اس طرح منعقد کئے گئے کہ تمام لوگ اس سے مطمئن ہیں ان کے ذریعے فلپائن کی جمہوریت مضبوط ہوئی ہے انہوں نے اپنے بیان میں مزید کہا ہے کہ ہمیں غیر ضروری تاخیر سے اپنے لوگوں کے دلوں میں بددلی نہیں پیدا ہونے دینی چاہیئے ان انتخابات کے دوران بڑے پیمانے پر تو گڑبڑ نہیں ہوئی لیکن جہاں تک قتل و غارت کا سوال ہے وہ خاصی تعداد میں سامنے آئے ہیں۔ مثلاً کہتے ہیں کہ ۱۰۷ افراد قتل کئے گئے ہیں۔ مختلف علاقوں میں مختلف لوگوں کے ہاتھوں اکا دکا افراد قتل ہوتے ہوتے انکی تعداد اس تعداد تک جا پہنچی ہے۔ جہاں تک صدر اور نائب صدر کے اعلان کا سوال ہے صرف کانگریس ہی اس سلسلے میں کارروائی کا حق رکھتی ہے۔ اگرچہ بعض جگہ فسادات تو ہو رہے ہیں لیکن کہا جاتا ہے کہ ایک ہفتے کے اندر اندر کانگریس اس قابل ہو جائے گی کہ عوام الناس کو مقبول فیصلہ سنا سکیں۔ بعض لوگوں کا یہ بھی خیال ہے کہ ایسا کرنے کے صرف ۵۰ فیصد مواقع ہیں۔ پوری طرح انتخابات کے نتائج بھی ابھی تک نہیں پہنچے۔ اگرچہ جو نتائج مل گئے ہیں ان سے صورت حال خاصی واضح ہو جاتی ہے۔

یاد رکھیں جہاں جلد بازی میں انسان غصے میں مبتلا ہو جاتا ہے اولاد کو مارنے لگ جاتا ہے۔ اس کو گالیاں دینے لگ جاتا ہے۔ وہاں تربیت کا مضمون غائب ہو چکا ہوتا ہے۔ وہاں نفسانی جوش کا معاملہ شروع ہو جاتا ہے۔

(حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

Digtized by Khilafat Library Rabwah

بشیر احمد آرچرڈ ۔ ترجمہ: محمد زکریا ورک

روح ۔ چند خیالات

یہ ہماری ہستی کا سب سے قیمتی حصہ ہے کیونکہ یہ وہ بیج ہے جس سے اگلے جہاں کے لئے ہمارا روحانی جسم تیار ہوتا ہے جس طرح ایک بچہ نطفہ کی خصوصیات کے مطابق ایک ماں کے رحم میں پرورش پاتا ہے۔ اسی طرح موت کے بعد روح ہمارے روحانی جسم کے لئے بطور بیج کے کام کرتی ہے۔ چنانچہ اس روحانی جسم کا دارومدار اس بات پر ہے کہ ہماری روح کس حال میں اس دنیا سے رخصت ہوتی ہے۔

یہ بات ہر (فرماں بردار) فرد پر بخوبی عیاں ہونی چاہیئے کہ اس کی زندگی کا مقصد روح کی صحیح طریق پر نشوونما کرنا ہے اور یہ نشوونما صرف دین حق کے اصولوں اور قوانین کی اطاعت سے ہی ہو سکتی ہے۔ (فرمانبردار) کو ہر وقت اپنی عادات پر غور کرتے رہنا چاہیئے اور غیر (دینی) طرز زندگی سے بچنے کی کوشش کرتے رہنا چاہیئے۔ نیز نیکی کے راستوں پر گامزن رہنے کے لئے مثبت اقدام کرتے چاہئیں یہ ہے زندگی کا اصل مقصد۔ اور دونوں جہانوں میں خوش رہنے اور کامیاب ہونے کا راز۔

روح کا وجود اتنا ہی یقینی ہے جتنا کہ ہمارے جسم کا۔ جس میں یہ بستی ہے اور آنے والی زندگی اتنی ہی یقینی ہے جتنی کہ مادی دنیا کی حقیقت۔ اور اس کا سب سے بڑا ثبوت قرآن مجید یعنی خدا کا کلام ہے۔ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر بیان ہوا ہے کہ انسان کس طرح دنیاوی مال ومتاع کے حصول کے لئے روحانی فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی سے کام لیتا ہے۔ دین حق کا مطلب خدا کی رضا کے آگے جھک جانا ہے۔ یہ ہے وہ پیغام جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے (   ) کی بے دینی کی کیفیت کو دیکھ کر دیا۔ احمق ہے وہ (فرماں بردار) جو اپنی روحانی ترقی کی بجائے خدا کے قوانین کو توڑتا ہے اور اس دنیا کے کاموں میں زیادہ دلچسپی لیتا ہے چنانچہ وہ دن ضرور آئے گا۔ جب وہ پچھتائے گا اور کف افسوس ملے گا۔ خوب جان لو کہ روح ہی ہماری اصل حقیقت ہے۔ ہم روح ۔ جس کے ساتھ جسم لگا ہوا ہے نہ کہ جسم جس کے ساتھ روح لگی ہوئی ہے۔ روح اور جسم ایک دوسرے سے منسلک ہیں جو ایک دوسرے کو متاثر کرتے ہیں۔ اور ایک وقت آتا ہے جب روح جسم کو اس طرح اتار پھینکتی ہے۔ جیسے سانپ اپنی کینچلی اتار دیتا ہے ہمارا جسم روح کے ساتھ صرف ایک محدود عرصہ کے لئے لگا ہوا ہے۔ اس لئے یہ بات واضح ہو کہ ہمیں اس زندگی میں روح کا خیال رکھنا اپنا فرض اولین قرار دینا چاہیئے۔ پھر حقیقت یہ روحانی خودکشی ہے کہ انسان روحانی باتوں کو ترک کر دے اس لئے کہ اسے مادی خوشحالی اور دولت ملے۔ تا وہ رنگ رلیوں والی زندگی گذارے۔ اس دنیا کی نعمتیں تھوڑے عرصہ کے لئے ہیں جبکہ خدا کے راستہ میں کوشش اور عمل کرنا ابدی اور فائدہ مند چیز ہے جو مادی دولت اور خوشی خدا کی ناراضگی مول لے کر حاصل کی جائے وہ روح کو گندہ کرتی ہے اور ایک زہر ہے۔ ہر شخص کو خدا کی آواز کی طرف توجہ دینی چاہیئے اور اس خطرہ سے آگاہ رہنا چاہیئے جو دنیا کے کاموں میں پھنس جانے میں پنہاں ہے ....

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے اس بارے میں کیا خوب فرمایا ہے "یہ یقین کہ خدا تعالےٰ ہر لمحہ ہمیں دیکھ رہا ہے غلط کاموں کے خلاف سب سے بڑی رکاوٹ ہے اور یہی چیز نیک کام کرنے کے لئے سب سے بڑی ترغیب ہے۔"

اسی طرح حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس کی کیا اچھی تفسیر فرمائی ہے۔ "ایک دانا آدمی کا ہر کام اس کی اپنی اصلاح کے لئے ہوتا ہے۔ اس کی سب فکریں عاقبت کے لئے ہوتی ہیں اور اس کی ساری تگ ودو آنے والی زندگی کی بہتری کے لئے ہوتی ہے۔"

روح انسان کا سب سے بڑا گوہر ہے اس کو سنبھال کر رکھنا اور نیکیوں کے ساتھ اسے آبدار کرتے رہنا بہت ضروری ہے۔ قبل اس کے کہ موت آئے اس کی فکر کرنا لازمی امر ہے۔ کیونکہ نیک یا بد کام کرنے کی صلاحیت تو موت کے بعد ختم ہو جاتی ہے۔ اگرچہ روحانی ترقی خدا تعالےٰ کے فضلوں سے جاری رہتی ہے۔

تمام ارواح کا مقام جنت میں ایک جیسا نہ ہوگا۔ کیونکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ہمیں خود بتلاتا ہے کہ ہر شخص کو جیسا اس نے کام کیا ویسا ہی اجر دیا جائیگا اور ان سب کو ان کے اعمال کے مطابق درجات ملیں گے اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں جو جہاد کرتے ہیں ان کے لئے جنت میں سو درجات ہیں۔ اور ان کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا کہ زمین اور آسمان کے درمیان۔ اسلئے کسی بھی مخلص (فرمانبردار) کو یہ نہیں ماننا چاہیئے کہ وہ اتنا نیک ہے کہ جنت میں اس کی جگہ پکی ہے۔ چنانچہ ایسا (فرماں بردار) اپنے آخری سانس تک اپنی روح کو چمکانے میں اور خدا کی طرف زیادہ رغبت میں کوشاں رہے گا یہ ہے دین حق کا اصل مطلب۔ موت کے بعد روح واپس نہیں آئے گی۔ روح موت کے وقت ہمیشہ کے لئے جسم سے رخصت ہو جاتی ہے اور نیند میں عارضی طور پر رخصتی لے جاتی ہے مگر نیند سے اٹھنے پر جسم میں فوراً بجلی کی چمک کی مانند واپس آجاتی ہے۔ جسم روح کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا اور روح جسم کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی۔ موت کے بعد روح روحانی ہالہ میں لپٹ جاتی ہے۔ اس کی مثال روحانی نور کے ساتھ یا شیطانی تاریکی کے ساتھ دی جاسکتی ہے اور اس روحانی نور کی چمک یا تاریکی کی گہرائی اس بات پر منحصر ہے کہ اس میں کس قدر روحانی مقناطیسیت ہے جہاں سے یہ نور آرہا ہے۔

روح کے گرد جو ہالہ ہے یہ وہ رحم ہے جس میں روز قیامت یہ ایک روحانی تخلیق بن کر نکلے گی۔ تبدیلی کے ایک مخصوص نظام کے مطابق روح ایک نئے روحانی جسم میں تبدیل ہو گی۔ اس نئے جسم میں مادی جسم سے زیادہ قوت بخش روحانی خواص ہوں گے اور نیا روحانی جسم انسانی روح سے بہت زیادہ لطیف ہوگا۔ جس کی خود ایک روح ہو گی۔

یہ بیان کیا گیا ہے کہ جسم روح کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ نیند کے وقت جب روح اس کو چھوڑ جاتی ہے تو جسم کیسے زندہ رہ جاتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگرچہ روح نیند کے وقت باہر چلی جاتی ہے مگر دونوں میں ایک روحانی ڈوری کے ساتھ تعلق قائم رہتا ہے اور یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتے ایک خلائی طیارہ زمین کی حدود سے نکل کر کرۂ زمین سے باہر نکل جاتا ہے مگر زمین پر کنٹرول اور سٹیشن اور طیارہ کے درمیان ریڈیائی تعلق رہتا ہے جو اس بے ہوا باز طیارہ کو زمین پر واپس لا سکتا ہے۔ یعنی تعلق روح اور جسم کے درمیان نیند کی حالت میں ہوتا ہے۔ اگرچہ روح بیرونی علاقے میں ہوتی ہے لیکن اس کا جسم کے ساتھ جوڑ ضرور ہوتا ہے اور اسی تعلق کی وجہ سے روح واپس آتی ہے اور جب یہ تعلق قطع ہو جاتا ہے تو اس وقت روح مستقل طور پر علیحدہ ہو جاتی ہے اور یہی موت کا باعث بن جاتا ہے۔ اس کے بعد روح پھر واپس نہیں آتی اور کسی اور جگہ زندہ رہتی ہے۔

جب روح جسم سے باہر ہوتی ہے اس وقت عموماً ہمارا دماغ روح کے تجربات کو یاد نہیں رکھ سکتا۔ روح جاگتے ہوئے بھی اور سوتے ہوئے بھی انسانی جسم سے جا سکتی ہے۔ ایک انگریز مصنف کیپٹن برڈن جب ایک دفعہ سخت بیمار ہوا تو اس نے اپنے آپ کو ایک اور جسم پر تیرتے ہوئے محسوس کیا جو بعد میں اس کے جسم میں داخل ہو گیا۔ اور بھی لوگوں نے دنیا میں روح اور جسم میں روحانی نیند کے تعلق کا تجربہ کیا ہے۔ مذہبی کتابوں اور حالات کی گواہی اس بات پر ہمیں مجبور کرتی ہے کہ ہم تسلیم کریں کہ ہم واقعی موجود ہیں۔ یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اس کو اپنے اندر محسوس کریں اور اس کو نیک خیالات الفاظات اور اعمال کی غذا دیں تا یہ روح چودھویں کے چاند کی طرح خوب چمکے اس دنیا میں بھی اور آنے والی دنیا میں بھی۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں
"میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچا دوں۔ آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وہ اسے سنے یا نہ سنے! اگر کوئی نجات چاہتا ہے یا حیات طیبہ یا ابدی زندگی کا طلبگار ہے تو وہ اللہ تعالےٰ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر اس کوشش اور فکر میں لگ جائے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی، میری موت، میری قربانیاں، میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ جب تک انسان خدا میں کھویا نہیں جاتا خدا میں ہو کر نہیں مرتا وہ نئی زندگی پا نہیں سکتا"

Digtized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگاں — حمیدہ اہلیہ ملک بشیر احمد

محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ

ماں ایک ایسا پیارا لفظ ہے کہ نام لیتے ہی انسان پیار اور اس نام کی مٹھاس میں سرشار ہو جاتا ہے۔ ماں کا وجود اولاد کے لئے نایاب خزانہ ہوتا ہے۔ ہر اولاد کو اپنی ماں بہت پیاری لگتی ہے۔ چاہے اولاد خود بڑھاپے کی دہلیز عبور کر رہی ہو۔ آج میرا دل چاہا کہ میں بھی اپنی پیاری ماں کے لئے چند حروف لکھوں۔ جن کی کوکھ سے ایک معروف انسان اور نایاب گوہر پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کا وجود اس دنیا آیا۔ (اللہ تعالیٰ انہیں صحت و تندرستی کے ساتھ رکھے)

والدہ صاحبہ محترمہ بہت ہی نیک اور خدا ترس دعاگو اور محبت کرنے والی ماں تھیں۔ نیکی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے وجود میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ کبھی کسی سے اونچی آواز میں بات نہیں کرتی تھیں۔ نہ کبھی کسی کی برائی کرتیں لڑائی جھگڑا تو دور کی بات ہے۔ آواز بہت دھیمی اور چہرہ پر مسکراہٹ۔ زیر لب دعائیں۔ کبھی کوئی محتاج ہمارے گھر سے خالی نہیں جاتا تھا۔ ان کا ہاتھ دینے کے لئے کھلا تھا اور اس طرح کہ کسی کو کانوں کان خبر نہیں۔

حضرت ابا جان امیر جماعت ہائے احمدیہ ملتان تھے۔ ان کے پاس مربیان کرام اور احباب جماعت کی آمد رہا کرتی تھی ان کی رہائش اور خوراک کا بندوبست ہمیشہ خوشی سے کیا۔ کبھی بھی کوئی پریشانی کا کلمہ میری ماں کے منہ سے نہیں نکلا۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ اور اس خدمت میں ہم سب بہن بھائیوں کو بھی آگے آگے رکھا۔ کیونکہ نمونہ ہمارے لئے تھا۔ اس لئے ہمیں بھی کوئی کوفت نہ ہوئی اور نہ اب تک مہمان کے آنے پر ہوتی ہے۔ یہ ہماری ماں کا احسان ہے ہم پر۔ اور جذبہ ہے جو انہوں نے ہمیں سکھایا۔ اپنے ہر عزیز رشتہ دار سے ہمیشہ محبت بھرا سلوک رہا۔ اپنی ساری بہوؤں اور ان کے عزیزوں سے ہمیشہ بہت نیک تعلق رہا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ان کی ساری اولاد ایک سے ایک بڑھ کر خدمت کرنے والی رہی ہے۔ دنیا میں میری ماں کو جنت نصیب ہو گئی۔

حضرت ابا جان کی وفات کے بعد انہوں نے امام جماعت احمدیہ الثالث (اللہ کی رحمت ہمیشہ ان پر ہو) سے عرض کیا میری وفات کے بعد مجھے چوہدری صاحب (یعنی میرے ابا جان) کے پاؤں کی طرف دفن ہونے کی اجازت دیں۔ حضور نے فرمایا۔ جو خدا تعالیٰ کو منظور ہوگا وہی ہوگا۔ چوہدری صاحب نے ساری عمر آپکی عزت کی۔ میں ان کے پاؤں کی طرف جگہ کیوں دونگا۔ بات آئی گئی ہو گئی خدا تعالیٰ نے یہ بات کیسے پوری کی۔ ابا جان کی وفات کے دس سال بعد انکی وفات ہوئی تو ان کی قبر حضرت ابا جان کے سرہانہ کی طرف بنی۔ اللہ تعالیٰ نے کس طرح انکی خواہش کو پورا کیا۔ انکی وصیت ۱/۳ کی تھی۔ جو انہوں نے اپنی زندگی میں ہی پوری کر دی۔

ان کا بہت سا وقت لندن میں بھائی جان عبدالسلام صاحب کے ہاں گذرا۔ وہاں کی اکثر بہنیں اب بھی جب ان کا ذکر خیر کرتی ہیں تو رو دیتی ہیں انہوں نے وہاں بھی سب کے ساتھ بے اندازہ محبت کی۔

آپ کو اچھی نظمیں شیریں آواز میں پڑھنے کا بہت شوق تھا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور دیگر بزرگان کی نظمیں اکثر پڑھا کرتیں تھیں۔ قرآن کریم بہت اچھی آواز میں پڑھتی تھیں۔

سچ تو یہ ہے کہ والدین کرام اولاد کے لئے ڈھال کی حیثیت رکھتے ہیں۔ والدہ ٹھنڈا سایہ دار درخت ہوتی ہے۔ والدہ ہر دکھ درد کی ساتھی اور اولاد کے لئے سراسر رحمت ہوتی ہے۔ ماں ایک ایسی انمول نعمت ہوتی ہے کہ جس کی جدائی ناقابل برداشت ہوتی ہے۔ لیکن قانونِ قدرت کے آگے ہر کوئی بے بس ہے اور صبر کرنا پڑتا ہے۔ بعض کہنے والوں نے کیا ہی سچ کہا ہے کہ:۔

(۱) ماں کے دل میں محبت اور مہربانی کا خمیر ہوتا ہے۔

(۲) سخت سے سخت دل کو ماں کی پرنم آنکھیں موم کر دیتی ہیں۔

(۳) سب سے خوبصورت اور شیریں ماں کا پیار ہوتا ہے۔

(۴) ماں باپ کی محبت بے لوث ہوتی ہے۔

(۵) ماں باپ سے صبر اور ثابت قدمی کا سبق ملتا ہے۔

(۶) ماں آسمان کا بہترین اور آخری تحفہ ہے۔

(۷) بچے کے لئے سب سے اچھی جگہ ماں کا دل ہے خواہ بچے کی عمر کتنی ہی کیوں نہ ہو۔

(۸) دنیا کی ساری مسرتیں پیار سے "ماں" کہتے ہی مل جاتی ہیں۔

(۹) ماں ہی کسی کی زندگی بنا سکتی ہے۔

(۱۰) ماں میں خدا تعالیٰ کی محبت و شفقت کا جلوہ ہوتا ہے اس کو خوش رکھنا لازمی ہے۔

اللہ تعالیٰ میرے والدین کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور ہم سب کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حمید اللہ ظفر

محترم میاں اکبر علی صاحب

میاں اکبر علی صاحب ۷۰ سال اس دنیائے فانی میں گذار کر ۱۶ مارچ ۹۱ء کو اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے موصی تھے۔ آپ پہلے کھاریاں ضلع گجرات میں رہائش پذیر تھے بعد ازاں ۵۰ء میں وزیر آباد آکر آباد ہو گئے۔ اپنے بڑے بھائی کے احمدی ہونے کے بعد ۴۲ء میں احمدیت قبول کی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چند ماہ تک درویشانِ قادیان کے ساتھ خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائی اسی طرح اللہ تعالیٰ نے فرقان فورس میں بھی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ محترم میاں صاحب لمبا عرصہ تک وزیر آباد میں سیکرٹری ضیافت کے فرائض بجالاتے رہے۔ موصوف بہت سی خوبیوں کے مالک تھے آپ متقی اور پرہیزگار تھے باقاعدگی سے نماز تہجد ادا کرتے تھے۔ نماز باجماعت کے بہت پابند تھے۔ اپنے بچوں کو نماز کی بہت تاکید فرماتے حتیٰ کہ جب آخری بار ہسپتال جانے لگے تو اپنے بڑے پوتے کو بلا کر نماز کی نصیحت کی۔ آپکی ایک بہت بڑی خوبی اکرام ضیف تھی۔ خاکسار کو بھی قریباً دو سال تک موصوف کو بڑے قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ آپ مہمانوں کی ضروریات کا بہت زیادہ خیال رکھتے تھے۔ اس ضمن میں ایک واقعہ بیان کرتا ہوں۔ ایک بار آپ بیمار تھے مہمان خانہ میں کوئی مہمان آگیا اور کسی نے خیال نہ کیا صبح جب پتہ چلا تو اپنے بیٹے سے بہت ناراض ہوئے اور کہا کہ جاؤ اور ابھی جا کر مہمان سے معافی مانگ کر آؤ۔ اور فوری طور پر مہمان کو

باقی صفحہ پر

تقدیر کی حقیقت

تقدیر تو برحق ہے لیکن
تقدیر کا یہ مطلب ہے کیا؟
ہم کچھ بھی کریں یا کچھ نہ کریں
جو ہونا ہے ہو جائے گا

فطرت کو گوارا ہو کیسے
ہم اسکے شریکِ کار نہ ہوں
ہر کام میں ہو وہ کمربستہ
ہم ہیں کہ کبھی تیار نہ ہوں

تقدیر تو ہے اک اندازہ
تقدیر تو اک میزان بھی ہے
ہم کام کریں اور خوب کریں
اللہ کا یہ احسان بھی ہے

جو کام کرے پھل پائے گا
بیکار کا دامن خالی ہے
اُٹھ پانی دے اسپرے بھی کر
تُو اپنے باغ کا مالی ہے

یہ بات غلط ہے سرتاپا
تقدیر ہی سب کچھ کرتی ہے
ہم دانہ دانہ بوتے ہیں
تقدیر ہماری دھرتی ہے

تدبیر بھی ہو تقدیر بھی ہو
یہ ساتھ ہے چولی دامن کا
یہ پھول یہ پھل یہ ہریالی
یہ مان ہے اپنے گلشن کا

(آنکھوں کی ٹھنڈک)

Digtized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح: مکرم راجہ محمد احمد صاحب ابن مکرم راجہ نصیر احمد ناصر صاحب کا نکاح مورخہ ۲۴ اپریل ۹۲ء کو مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر عزیزہ فائزہ بشریٰ صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر راجہ نذیر احمد صاحب ظفر (ہومیو) کے ساتھ مکرم مولانا محمد احمد صاحب جلیل مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بیت المبارک میں پڑھا۔

احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

ولادت: مکرم مرزا نعیم اللہ بیگ صاحب کو خدا تعالیٰ نے مورخہ ۲۵ مئی ۹۲ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود مکرم مرزا انعام اللہ بیگ صاحب آف ہالینڈ کا پوتا اور مکرم سید اعجاز احمد شاہ صاحب سابق انسپکٹر مال کا نواسہ ہے۔ نومولود کا نام مظفر احمد بیگ رکھا گیا ہے۔

احباب نومولود کی درازیٔ عمر کے لئے دعا کریں۔

درخواست دعا: مکرم ملک ناصر احمد اعوان صاحب ناصر آباد ربوہ کا گیس کا چولہا جلاتے وقت آگ بھڑک اٹھنے سے منہ اور بازو جل گیا ہے ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

○ مکرم ادریس الرحمٰن صاحب نعیم ولد رانا فضل الرحمٰن صاحب نعیم لاہور کے دل کا میجر اپریشن خدا کے فضل سے ۲۰ مئی کو لاہور کے ایک ہسپتال میں کامیاب ہو گیا ہے۔

○ مکرم بشارت اللہ خان صاحب علامہ اقبال روڈ لاہور چند دنوں سے بوجہ اسہال بیمار ہیں اور ان کی ہمشیرہ گھٹنوں میں سوزش و درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔

○ مکرم شریف احمد اشرف صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم گوجرخان قریباً دو ہفتے سے شدید قسم کے یرقان میں مبتلا ہیں۔ نیز ان کے والد مکرم حافظ احمد علی صاحب کو سڑک پار کرتے ہوئے کار سے ٹکرانے کی وجہ سے ٹانگ پر شدید چوٹ آئی ہے۔

○ مکرم محمد ابراہیم شاد صاحب ٹانگ میں شدید درد کے باعث بیمار ہیں اور چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔

○ مکرم ملک انور احمد صاحب راولپنڈی کی بڑی بھاوجہ صاحبہ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک رشید احمد صاحب مغلپورہ لاہور علیل ہیں۔

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

سانحۂ ارتحال: محترمہ سیدہ صالحہ بیگم صاحبہ اہلیہ سید محمد محسن شاہ صاحب (کارکن وقفِ جدید) مورخہ ۱۹ مئی ۹۲ء کو جرمنی میں وفات پا گئیں۔ مورخہ ۲۳ مئی ۹۲ء کو صبح ساڑھے چھ بجے جنازہ ربوہ پہنچا اور بعد نماز عصر مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم سید جواد علی شاہ صاحب نے دعا کروائی۔

احباب ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔

کامیابی: عزیزہ ہارون احمد ابن مکرم مبشر احمد صاحب آف لنگے ضلع گجرات نے سیشن ۹۲-۱۹۹۱ء میں جماعت پنجم کے وظیفہ کے امتحان میں بفضل تعالیٰ ضلع بھر کے طلباء میں تیسری پوزیشن حاصل کی ہے اور وظیفہ کا مستحق قرار پایا ہے۔ ہارون احمد کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ وہ اب تک بفضل تعالیٰ اپنی ہر جماعت میں اوّل آتا رہا ہے۔ عزیز نے سنٹر اور مرکز کی سطح پر ہونے والے امتحان میں بھی اوّل پوزیشن حاصل کی۔ احباب عزیز کی مزید ترقیات کے لئے دعا کریں۔

○ ـــــ عزیزہ رلقہ علوی بنت مکرم انور ندیم علوی صاحب ایڈووکیٹ امیر ضلع نواب شاہ نے ۹۸.۷٪ (فیصد) نمبر لیکر ٹرم ٹیسٹ کلاس ہفتم (۲) میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی عزیزہ کو نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔

اعلان دار القضاء

(سلمیٰ بیگم صاحبہ بابت ترکہ خوشی محمد صاحب)

○ محترمہ سلمیٰ بیگم صاحبہ بیوہ مکرم خوشی محمد صاحب سابق مالی فضل عمر ہسپتال ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کا پراویڈنٹ فنڈ مبلغ ۱۱۸۶/۰۳ روپے صیغہ پراویڈنٹ فنڈ صدر انجمن احمدیہ میں جمع ہے۔ یہ رقم مجھے ادا کی جائے تمام ورثاء کو اس سے اتفاق ہے ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ محترمہ سلمیٰ بیگم صاحبہ — بیوہ
۲۔ محترم رشید احمد صاحب اختر — بیٹا
۳۔ " حمید احمد صاحب ناصر — "
۴۔ " سعید احمد صاحب بھٹی — "
۵۔ محترمہ ناصرہ بھٹی صاحبہ — بیٹی

۶۔ " نصرت بانو صاحبہ

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس رقم کی ادائیگی پر اعتراض ہو تو تیس ۳۰ دن کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

ناظم دار القضاء ربوہ

(مکرمہ نصرت پروین صاحبہ بابت ترکہ چوہدری سعید احمد صاحب عالمگیر)

○ محترمہ نصرت پروین قمر صاحبہ نمبر ۵۴۶ النصرت بلاک نمبر ۲ سیکٹر ڈی ٹاؤن شپ لاہور نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد محترم چوہدری سعید احمد صاحب عالمگیر وفات پا گئے ہیں ان کا ایک مکان ۴۳/۱ دار الرحمت غربی (فیکٹری ایریا) ربوہ میں ہے جو میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو مکان مذکورہ میرے نام منتقل ہونے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ورثاء کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

۱:۔ مکرم نوید احمد صاحب رشید — بیٹا
۲:۔ محترمہ خزینہ فردوس صاحبہ — بیٹی
۳:۔ " امۃ الحئی بیگم صاحبہ — بیوہ
۴:۔ " ریحانہ عطا صاحبہ — بیٹی
۵:۔ " ثمینہ عظمت پراچہ صاحبہ — بیٹی
۶:۔ " فریدہ کاشف صاحبہ — بیٹی
۷:۔ مکرم مجیب احمد صاحب عالمگیر — بیٹا
۸:۔ " فرید احمد صاحب عالمگیر — بیٹا
۹:۔ محترمہ نصرت پروین قمر صاحبہ (درخواست دہندہ) بیٹی

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس ۳۰ یوم کے اندر دفتر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

ہائیکنگ پروگرام برائے ۱۹۹۲ء

لیڈر شپ کورس ــــ ۱۵ تا ۳۰ جون ۱۹۹۲ء

CAMPING COURSES

یکم تا ۸ جولائی ۔ یکم تا ۸ اگست

BACK PACKING COURSES

۱۰ تا ۱۷ جولائی ۔ ۲۰ تا ۲۷ جولائی
۱۰ تا ۱۷ اگست ۔ ۲۰ تا ۲۷ اگست

HIGH ALTITUDE BACK - PACKING

یکم تا ۱۵ ستمبر ۔ ۱۰ تا ۲۵ ستمبر

رابطہ:۔ سیکرٹری ہائیکنگ کلب
جی۔ پی۔ او پوسٹ بکس نمبر ۱۱۱۸ پشاور صدر ۲۵۰۰۰۔ ٹیلی فون نمبر ۲۱۶۲۱۴

" اپنے لئے بھی دعا مانگو اور دوسروں کے لئے بھی اس سے اصلاح نفس اور قربانی کا مادہ بھی پیدا ہوتا ہے ... پس جماعت کے سب بھائیوں کے لئے مصیبت زدوں کے لئے ... مجموعی طور پر ان کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں "۔ (حضرت فضل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ راضی رہے)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۴۴۶ میں رفعت جہاں بنت ڈاکٹر اشفاق احمد صاحب قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال بیعت ۱۹۷۱ء ساکن کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۲-۱۴ یہ وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی بالیاں مالیتی ۶۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست

باقی ص۸ پر

بقیہ: ص۶ سے آگے

کھانا کھلاؤ۔ بیت الذکر کی صفائی کا بہت خیال رکھتے تھے۔ خدمت دین کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ سلسلہ کے لئے اپنے اندر حقیقی درد رکھتے تھے کبھی کسی کا دل نہیں دکھاتے تھے۔ ۴۷ء میں لاکھوں روپے کا نقصان ہوا لیکن ذرہ بھی پریشان نہ ہوئے۔ بچپن میں یتیم ہونے کی بناء پر بچپن بڑے مشکل حالات میں گذرا اور آپکی پرورش آپ کے بڑے بھائی میاں برکت علی صاحب نے کی جو ایک فرشتہ سیرت انسان تھے اس وقت آپ کی تین بیٹیاں اور ایک بیٹا نیز بیوہ پسماندگان میں شامل ہیں آخر پر خاکسار محترم میاں صاحب اور آپ کے خاندان کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہے۔

Digtized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ سلامتی کونسل نے یوگوسلاویہ اور مانٹی نیگرو کے خلاف بوسنیا ہرزی گووینیا میں مسلسل فوجی حملوں کے خلاف اقتصادی پابندیاں عائد کردی ہیں۔ اس میں طیاروں کی آمدورفت پر پابندی۔ تیل کی سپلائی پر پابندی دیگر اہم اشیاء کی نقل و حمل پر پابندی اور بنک اکاؤنٹس پر پابندی شامل ہے۔ امریکہ نے فوری طور پر ان دونوں ملکوں کے بنک اکاؤنٹس جن کی مالیت ۲۱ کروڑ ڈالر ہے منجمد کر دیئے ہیں۔ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی طرف سے عائد کردہ پابندیوں میں خوراک اور ادویہ کی پابندی شامل نہیں ہے۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر بطرس غالی ان پابندیوں پر عمل درآمد کے بارے میں ۱۵ جون تک سلامتی کونسل کو رپورٹ پیش کریں گے۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ سندھ میں فوجی ایکشن کا مقصد سول انتظامیہ کی مدد ہے۔ یہ فوج سندھ کی سول حکومت کی درخواست پر بلائی گئی ہے اور یہ دہشت گردوں اور تخریب کاروں کو کیفر کردار تک پہنچائے گی۔ انہوں نے کہا کہ اس فوجی ایکشن کے پیچھے کوئی سیاسی مقاصد نہیں ہیں۔

○ افغان صدر صبغت اللہ مجددی کے طیارے پر حملے کے واقعے کی تحقیقات شروع کر دی گئی ہے۔

○ اسرائیل اور عربوں کے درمیان ہونے والے امن مذاکرات کا آئندہ دور اب اسرائیل کے عام انتخابات کے بعد منعقد ہوگا۔ یہ بات امریکی وزارت خارجہ کے ترجمان نے بتائی ہے۔

○ لبنان کے وزیر اعظم مسٹر رشید الصلح نے اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ وہ اپنے علاقے کو اسرائیل کے قبضے سے آزاد کرا کر رہیں گے۔ انہوں نے یہ بات لبنانی پارلیمنٹ سے اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے کے بعد کہی۔ انہوں نے اس توقع کا اظہار کیا کہ وہ ملک میں استحکام لانے میں کامیاب رہیں گے۔

○ ایران کی پارلیمنٹ نے حجتہ الاسلام علی اکبر ناطق کو مہدی کروبی کی جگہ پارلیمنٹ کا سپیکر منتخب کر لیا ہے۔

○ لاطینی امریکہ کے ملک پیرو میں صدر مملکت نے اعلان کیا ہے کہ وہ ملک میں جمہوری اصلاحات لانے کے عمل کو تیز کریں گے امریکہ کے ایک وفد سے ملاقات کے بعد کہا کہ وہ جلد ہی ملک میں عام انتخابات کا اعلان کریں گے جس میں ملک کی تمام پارٹیاں شرکت کریں گی۔ اور یہ انتخابات آزادانہ اور منصفانہ ہوں گے۔

○ نائیجیریا کے ایک سینئر آفیسر نے نائیجیریا کے نئے دارالحکومت ابوجا میں پاکستان کے رہائشی مشن کے قیام کو خوش آمدید کہا ہے۔ نئے دارالحکومت ابوجا میں پاکستانی ہائی کمیشن کی عمارت کی تعمیر جلد شروع ہو جائے گی۔

○ سابق سوویت یونین کی ریاستوں سے اس سال بارہ ہزار افراد حج کریں گے۔ یہ افراد سعودی عرب کے شاہ فہد کی دعوت پر حج کرنے گئے ہیں۔

بقیہ: ص۷ سے آگے

اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ رفعت جہاں بنت ڈاکٹر اشفاق احمد صاحب ۳۶۴-H صابر کالونی ملیر توسیعی کالونی کراچی ایسٹ۔ گواہ شد نمبر۱ طاہر اشفاق وصیت نمبر ۲۵۹۶۶ برادر موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲ طاہر محمود وصیت نمبر ۲۴۵۲۷۔

مسل نمبر ۲۸۴۴۷ میں تسکین اشفاق بنت ڈاکٹر اشفاق احمد قوم قریشی پیشہ طالب علم عمر ۱۲ سال بیعت ۱۹۷۱ء ساکن کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴-۲-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کر دی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ تسکین اشفاق ۳۶۴-H صابر کالونی ملیر توسیعی کالونی کراچی۔ گواہ شد نمبر۱۔ طاہر اشفاق وصیت نمبر ۲۵۹۶۶۔ گواہ شد نمبر۲۔ طاہر محمود وصیت نمبر ۲۴۵۲۷۔

مسل نمبر ۲۸۴۴۸ میں لبنیٰ اشفاق بنت ڈاکٹر اشفاق احمد صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال بیعت ۱۹۷۱ء ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴-۲-۹۲ ایسی وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ لبنیٰ اشفاق ۳۶۴-H صابر کالونی کراچی گواہ شد نمبر۱ طاہر اشفاق وصیت نمبر ۲۵۹۶۶۔ گواہ شد نمبر۲ طاہر محمود وصیت نمبر ۲۴۵۲۷۔

تبدیلی نام

میں نے اپنا نام "صدف طاہرہ" سے تبدیل کر کے "صوفیہ طاہرہ" رکھ لیا ہے۔ لہذا آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

صوفیہ طاہرہ اہلیہ مرزا وسیم احمد مکان نمبر ۱۱/۲۶ دارالبرکات۔ نزد ریلوے کراسنگ۔ ربوہ۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

ضرورت ہے

ایک اسسٹنٹ سٹورکیپر اور ہومیوپیتھک ڈسپنسری پر کام کرنے کیلئے کم از کم میٹرک پاس محنتی اور خوشخط نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ زیادہ تعلیم اور تجربہ کو فوقیت دی جائیگی۔ معقول معاوضہ، تیز رفتار ترقی اور اچھے حالات کار۔ اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی صدر صاحب/امیر صاحب جماعت سے تصدیق شدہ درخواست لے کر آئیں۔

کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ پاکستان

قدیمی۔ اولین۔ شہرہ آفاق

حب اٹھراء

سو گولی تیس روپے۔ مکمل کورس -/۱۲۰ روپے

نیران

نرینہ اولاد کی مشہور دوا -/۱۲۰ روپے

زد جام عشق

تیس گولی -/۹۰ روپے

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ گوجرانوالہ پاکستان

فون: ۲۱۹۰۶۵ - ۲۱۸۵۳۴